تقلید اَئمہ مجتہدین

مصنف

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ھند حضور تاجدارِ رضویت

حضرت علامہ مولیٰنا مفتی محمد عبدالوھاب خان

القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بزم اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

BazmeAlahazrat.blogspot.com

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پر نور مولی الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی ومرشدی مولانا الحاج آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالی عنہ) کے نام ونامی واسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر وضلالت وگمراہی سے نکال کر جادہ مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم آج بھی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

فقیر ابو الرضا محمد عبد الوہاب خان قادری رضوی غفرلہ

مقدمہ

(از : مولانا عبدالوہاب قادری رضوی)

بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد ! اے عزیز آگاہ ہو کہ امر دین کا مدار اور وہ جس پر نجات موقوف ہے۔ پورے قرآن عظیم پر ایمان لانا ہے ۔ پس اکثر گمراہ یونہی گمراہ ہوئے کہ بعض آیتوں پر ایمان لائے اور بعض سے منکر ہو بیٹھے جیسے قدریہ اپنے آپ کو خود اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں اِس آیت پر تو ایمان لائے کہ وماظلمنٰھم ولکن کا نوا انفسھم یظلمون٥ یعنی ہم نے ان پر ظلم نہ کیابلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور اس آیت کے منکر ہو بیٹھے کہ واللّٰہ خلقکم وما تعملون٥ یعنی اللہ تمہارا بھی خالق ہے اور تمہارے اعمال کا بھی۔ اور جبریہ کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور جانتے ہیں اُس آیت پرایمان لائے وماتشاء ون الاان یشاء اللّٰہ رب العٰلمین٥ یعنی تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو مالک ہے سارے جہاں کا ۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے۔ ذالك جزینٰھم ببغیھم وانا لصٰد قون یعنی یہ ہم نے اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں۔ اور خارجی کہ مرتکب گناہ کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔ اس آیت پر ایمان لائے ہیں وان الفجار لفی جحیم یصلونھایوم الدین کہ بیشک فاجر لوگ ضرور جہنم میں ہیں قیامت کے دن اس میں جائیں گے۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے۔ ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرك به ویغفر مادون ذالك لمن یشاء یعنی بے شک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور مرجیہ جو کہتے ہیں کہ مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا اس آیت پر ایمان لائے۔ لاتقنطوامن رحمة اللّٰہ ان اللّٰہ یغفرالذ نوب جمیعا انه ھو الغفور الرحیم ٥ کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے ۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے۔ من یعمل سوء یجزیه

یعنی جو کوئی برا کام کرے گا اسے (اس کئے کا) بدلہ دیا جائے گا۔ وامثال ذالک کثیر۔ اسی طرح وھابیہ غیر مقلد جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں اس آیت پر تو ایمان لائے ہیں ومن یطیع الرسول فقد اطاع اللہ' جس نے رسول کا حکم مانا، بے شک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔ اور اس آیت کے منکر ہوئے۔ وما کان المومنون لینفروا کافۃ فلو لانفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون ٥ یعنی مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کام کرنے سے بچیں۔ پس اللہ تعالی نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مومنین کو اس سے معاف اور مہمل و آزاد کسی کو نہ رکھا تو ضرور اہل ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد ہوا۔ لہذا جان لو کہ اللہ عزوجل کے لئے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں۔ کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے آگے بڑھے ظالم ہو اور ہلاکت میں پڑے اور ان سب یا اکثر کے لئے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنھیں گنتی کے لوگ جانتے ہیں۔ وما یعقلھا الا العالمون فاسئلوا اھل الذکران کنتم لا تعلمون۔ یعنی اور ان کو سمجھ نہیں مگر عالموں کو تو اہل ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ پس علمائے امت تقلید ائمہ فرض بتائیں یہ غیر مقلدین تقلید کو حرام اور شرک ٹھہرائیں۔ انہیں یہ تو تسلیم ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ ائمہ مجتہدین کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے۔ پس بنیادی نزاع تو تقلید میں ہے مگر یہ لوگ اس پر کلام نہیں کرتے اور فروعی مسائل کی بحث کو چھیڑتے ہیں۔

مقام غور ہے:

غیر مقلد (نام نہاد اہل حدیث) ایک (رفع یدین) کو مانتا ہے، دوسری (ممانعت رفع یدین کی احادیث) کا انکار کرتا ہے۔ اس کی شقاوت و بے ایمانی کے لئے یہی کافی ہے جب کہ اہل سنت بحمدہ سب کو مانتا ہے اور حق جانتا ہے۔ اس کے صدق و ایمان کی یہ دلیل کافی

ہے احادیث دونوں طرف صحابہ سے ثابت ہے اور صحابہ کی عدالت وشان جلالت ہم اہل سنت کے نزدیک مسلم ہمارا ایمان ہے کہ امت میں سب سے افضل صحابہ کرام ہیں۔ کوئی ولی کیسے ہی بڑے مرتبہ کا ہو ان کی گرد پاء کو نہیں پہنچ سکتا۔ مگر غیر مقلد (اہل حدیث) اس کو تسلیم نہیں کرتا اگر اس کے نزدیک صحابہ کرام کی عظمت ہوتی تو ان کے اقوال کو نہ جھٹلاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ غیر مقلد (اہل حدیث) صحابہ کرام کو نہیں مانتا یا اگر مانتا ہے تو ان کی عظمت و عدالت کا منکر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح سرائی فرمائے ان کی عدالت و تقویٰ کا ذکر قرآن حکیم میں مذکور فرمائے۔ مثلاً 'وَالزمهم كلمةَ التقوىٰ وكانوا احق بها واهلها وكان الله بكل شئ عليماo اور پرہیزگاری کا کلمہ (اللہ نے) اُن پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ لائق اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے وكلا وعده الله الحسنى . یعنی اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔ تیسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ اولئِكَ هم المومنون حقا لهم درجٰت عندربهم ومغفرة ورزق كريمo یہی سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لئے درجے ہیں اُن کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اسی طرح اگر غور کیجئے تو قرآن کریم میں بہت سی آیات ان کی شانِ رفیع میں موجود ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ایک کافی اور بے ایمان متکبر کو متعدد و متکاثر ناکافی۔

رہا سوال (حدیث کے) صحیح اور ضعیف کا تو (یہ اہل حدیث بتائیں ؟) کون سی حدیث میں اصطلاح موجود ہے ؟ صرف اِن (اہل حدیثوں) کی عقل کا فتور ہے کہ جس حدیث کو اپنے خلاف پایا اگرچہ وہ کیسی ہی اعلےٰ درجہ کی صحیح حدیث ہو جھٹ اُس پر ضعیف کا حکم جڑ دیا۔ اور بعض بے ایمان تو موضوع کہتے نہیں ڈرتے۔

نیز (نام نہاد اہل حدیث) جس حدیث کو ضعیف بتائیں اور اس پر کوئی سند لائیں تو یہ بھی تقلید ہی ہوئی جس کو یہ شرک بتائیں اور حرام کا حکم لگائیں تو اپنے اسی حکم سے خود

آپ ہی مشرک اور حرام کے مرتکب ثابت ہوئے۔

الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ رب العلمین ہمارا مقلد ہونا حق وصواب ان ہی کی سند سے ہو جاتا ہے اور ان (اہل حدیثوں) کے مذہب کا بطلان بھی خود ان ہی کی سند سے ظاہر۔ پس مسئلہ رفع یدین سے ان کا مقصود مسلمان کو فریب دینا اور گمراہ کرنا ہے اور اس کے خلاف پر جو احادیث ہیں ان کو سامنے کیوں نہیں لاتے۔

چیلنج :

وہ مفلس بے چارے۔ غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) سارے کے سارے ان کو چیلنج ہے کہ نماز جو اہم فرائضِ دین اور ارکانِ اسلام سے ہے۔ صرف ایک نماز ہی ایسی پڑھ کر دکھائیں جو ائمہ دین کی تقلید سے آزاد ہو۔ وما علینا الا البلاغ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحبہ اجمعین

برحمتک یا ارحم الراحمین

مولانا عبدالواہاب القادری ارضوی غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

آہ افسوس کہ آج مسلمانوں کے روپ میں مسلمانوں کے دشمن سچے مسلمان کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ ہندو ہوں یا یہودی نصرانی ہوں یا مجوسی ان کی بابت ایک لفظ زبان پر نہیں آتا بلکہ ان کی حمایت و تائید میں توصیف و تعریف میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ بس ایک غریب و لاچار جو اپنے کو اہلسنت و جماعت کہتا ہے۔ اکنافِ عالم میں بریلوی کہلاتا ہے ساری بدعتی نو ساختہ جماعتیں اس کی دشمنی پر کمر بستہ ہیں طرح طرح کے بہتان گوناگوں طوفان اٹھائے جاتے ہیں اور ہر طرح سے کافر و مشرک ہونے کی مذموم صدائیں بلند کرتے ہیں جرائد و رسائل میں ان ہی اہلسنت پر گولہ باری کرتے اور بم برساتے ہیں۔ جن میں نجدی عقائد والے اگرچہ وہ دیوبندی ہوں یا تبلیغی' مودودی جماعت ہو یا نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) سب ہی شامل ہیں۔ غیر مقلد جو اپنے کو اہلحدیث کہتا ہے وہ تو اکابر علماء دین و اولیائے کاملین وغیرہ جو بھی مقلد ہیں سب کو یک لخت بر بنائے تقلید مشرک کہتا ہے اور شرک جو کفر سے بدر جہابدتر ہے ہر کافر' کافر تو ہے مگر مشرک نہیں۔ مگر ہر مشرک' مشرک بھی ہے کافر بھی یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے۔

غیر مقلد یعنی نام نہاد اہلحدیث تقلید کو شرک یعنی حنفیہ' مالکیہ' شافعیہ' حنابلہ کے مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ جن میں عامہ مومنین کے سوا۔ اکابرِ مذہب و علمائے دین و ملت و اولیائے کاملین شامل ہیں۔ غیر مقلدین کے دین کی "بنیاد" دین میں فقہ اور تقلید کے انکار پر مبنی ہے۔ وہ اس کو کفر و شرک کہتا ہے اور عامل بالحدیث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

آیئے ملاحظہ فرمایئے اللہ رب العالمین کیا ارشاد فرماتا ہے۔

وما کان المومنون لینفروا کافة فلولا نفر من کل فرقة منھم طائفة لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون○

(التوبہ ۱۲۲ پارہ ۱۱)

"مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا یعنی (ایک جماعت نکلے) کہ دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں۔ اس امید پر کہ وہ بچیں۔"

۱۔ اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین میں فقہ سیکھنا فرض کفایہ ہے کیوں کہ ہر مومن تو اس کا حامل نہیں ہو سکتا۔

۲۔ حکم ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلے اور دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر قوم کو ڈر سنائیں۔

۳۔ فقہاء اپنی قوم کو ڈر سنائیں یعنی احکام الٰہی بتائیں کہ وہ حرام و گناہ سے بچیں۔

۴۔ یہ اسی صورت میں ہوگا کہ قوم فقہاء کی تقلید کرے اور ان کے حکم پر چلے۔

۵۔ اس آیتِ کریمہ میں قوم کو حکم فرمایا یعنی سب قومیں اپنے اپنے فقہائے کی تقلید (پیروی) کریں۔ اور ان کے احکام کو جی و جان سے مان لیں۔

الحمدللہ رب العلمین کہ رب العلمین کے اسی ایک ارشاد نے فقہاء کا فقہ سیکھنا اور قوم کو ان فقہاء کی تقلید کرنا فرض بتایا۔ غیر مقلد دونوں کے منکر ہے۔

نیز رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ـ

(النساء ۵۹ پارہ ۵)

"یعنی اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا، حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں اولی الامر ہیں۔"

واضح ہوا کہ امیر ہو یا سلطان اسلام اس کا وہی حکم مانا جائے گا جو مطابق

شریعت حق و صواب ہو اور اس بات کے لئے ضرور ہے کہ یا تو وہ خود عالمِ دین ہو یا علماء دینِ متین کا تابعِ فرمان ہو۔ لہذا ثابت ہوا کہ سلطانِ اسلام ائمہ دین کا محکوم ہے۔ اور ائمہ دین حاکم ہیں۔ چنانچہ تقلید کے سوا چارہ نہیں۔ اس واسطے آگے ارشاد فرمایا:

فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذٰلك خیر و احسن تاویلا (النساء۔ ۵۹ پارہ ۵)

"پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔"

اب اللہ اور رسول کے حضور رجوع کا کیا مطلب یہی نہ کہ علماء دین وائمہ مجتہدین کے حضور رجوع کریں۔ اور ان سے اللہ اور رسول کا حکم معلوم کریں اور جیسا وہ حکم فرمائیں اس کو جی و جان سے مان لیں۔ معلوم ہوا کہ تقلید کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ اس لئے رب العلمین ارشاد فرماتا ہے:

و تلك الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العلمون (العنکبوت: ۴۳ پارہ 20)

"اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے"

معلوم ہوا کہ دین کی سمجھ علم والوں کو ہے اور علم والوں نے جو مجتہد نہیں انہوں نے ائمہ مجتہدین کا مضبوطی سے دامن تھام لیا۔ اور ان کی تقلید سے احکامِ دین کو جان لیا۔ ثابت ہوا کہ تقلیدِ ائمہ لازم اور ضروری ہے۔ یعنی اللہ رب العلمین مومن سے فرمائے کہ تقلید کو اپنے اوپر لازم ٹھرالو۔ غیر مقلد کہے کہ تقلید کرنا شرک ہے۔ ایسوں کے لئے ارشاد ہوا۔

"الم تر الی الذین یزعمون انهم امنوا بما انزل الیك وما انزل من قبلك

یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ و یرید الشیطن ان یضلھم ضللا بعیدا" (النساء : ٦٠ پارہ ٥)

"کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ (حاکم) بنائیں۔ اور ان کو تو یہ حکم تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بھکادے۔"

غیر مقلدین ان ائمہ مجتہدین کے تو منکر اور مخالف ہیں جن کو اولیائے کاملین اور اکابر علمائے دینِ متین اپنا امام و پیشوا مانتے ہیں اور جو قرآنِ کریم کے خلاف بغاوت کرے۔ اور مومنین صالحین بلکہ اولیائے کاملین بلکہ انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی شان میں گستاخی اور اہانت کرے ان کو اپنا مقتدا اور امام اور دین کا نشان سمجھتے ہیں۔ مثلاً جس نے لکھا "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے" (تقویت الایمان، ص۔ ٢٥ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

تو یہ غیر مقلدین کا مقتدا مولوی اسمٰعیل دہلوی انبیاءومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو (معاذ اللہ) چمار جو بدترین کافر و مشرک ہے اس سے بھی زیادہ ذلیل بتارہا ہے۔ حالانکہ اللہ رب العالمین ان کو عزت والا فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو :

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنفقین لایعلمون (المنفقون: ٨، پارہ ٢٨)

"اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔"

اس امر میں جس کو تفصیل درکار ہو وہ کتابِ مستطاب "عظمتِ قرآن" کی جانب رجوع لائے اور مطالعہ فرمائے۔ جس میں غیر مقلدین کے مسلم مقتدا مولوی اسمٰعیل قتیل کی اس بغاوت قرآن کریم کے نظائر موجود ہیں۔

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے :

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون (النحل ۴۳ پارہ ۱۴)

"تو اے لوگوں علماء (علم والوں) سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔"

غیر مقلدین ہر ایرا غیرا بدھو خیرا اگرچہ انگوٹھا ٹیک ہی کیوں نہ ہو کہتا ہے کہ ہم تو اماموں کی بھی بات نہیں مانتے علماء کس گنتی و شمار میں ہیں۔ ہم تو حدیث پر عمل کرنے والے اہلحدیث ہیں۔

غور طلب یہ امر ہے کہ جو شخص قرآنِ کریم کو نہیں مانتا وہ حدیث شریف کو کیا مانے گا بلکہ وہ اپنے نفس کو فریب دیتا ہے اگر دینِ اسلام کی قدر ہوتی ہرگز انکار نہ کرتا۔ کیا نہ دیکھا رب العالمین فرماتا ہے:

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم

(سورہ محمد۔ ۳۳ "صلی اللہ علیہ وسلم" پارہ ۲۶)

"اے ایمان والوں اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو"

ملاحظہ فرمایئے کہ آیتِ کریمہ میں اگر رسول کا وہی حکم ہے جو اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا تو اطیعو اللہ کافی ہے پھر "واو" حرف عطف و کے ساتھ اطیعوا الرسول فرمانے کی کیا حاجت کہ اللہ کے رسول وہی حکم فرمائیں گے جو اللہ رب العالمین کا ارشاد ہوگا پس وہ اطیعو اللہ میں داخل ہے مگر یہاں واطیعوا الرسول سفرما کر واضح فرمادیا گیا ہے کہ یہ رسول ماذون و مختار ہیں جو بھی حکم فرمائیں گے۔ اگرچہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ارشاد نہ ہو تو بھی رسول کا حکم مانو چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن اللہ (النساء :۔ ۶۴ پارہ ۵)

"اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔"

تو جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ضروری ہے اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واصحابہ وسلم کا حکم ماننا بھی ضروری ہوا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (النساء ۸۰ پارہ ۵)

"جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا"

اور محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

"علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین" (ابو داؤد شریف)

"تمہارے اوپر میری سنت لازم ہے اور خلفائے راشدین کی"

پس خلفائے راشدین کی سنت یعنی طریقہ بھی حضور ﷺ کا طریقہ ہے اور پھر اسی پر بس نہ فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا:

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (مشکوٰۃ شریف)

"میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی (تقلید) کرو گے ہدایت پاؤ گے۔"

حاصل کلام یہ ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جس کی پیروی اقتدا اور تقلید کرو گے یعنی ان میں سے جس کی راہ چلو گے ہدایت پاؤ گے اگر صحابہ کرام صرف حضور ﷺ کی راہ پکڑتے اور حدیث ہی پر عمل کرتے تو وہ حضور ﷺ ہی کی سنت و اقتدا اور پیروی ہوتی تو علیکم بسنتی ہی فرمایا جاتا پھر سنۃ الخلفاء راشدین اور اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ہرگز نہ فرمایا جاتا۔

ثابت ہوا کہ غیر مقلد (نام نہاد اہلحدیث) قرآن و حدیث دونوں کا منکر ہے اور مومنین کی راہ سے جدا راہ پر ہے۔ چنانچہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین

نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا۔ (النساء ۱۱۵ پارہ ۵)
"اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینگے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔"

ملاحظہ کیجئے دنیا کے سارے مسلمان یا تو حنفی ہیں یا مالکی اور شافعی ہیں یا حنبلی سب کی ایک ہی راہ اقتدیم اھتدیتم اور یہ غیر مقلد سب ہی سے جدا ہیں۔ اللہ قادر و قیوم نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور فیصلہ سنادیا کہ یہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ مسلمانوں میں ممتاز گروہ علمائے کرام کا ہے جس کے متعلق اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمؤا (فاطر ۲۸ پارہ ۲۲)
"اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے (علماء) ہیں۔"

اللہ عزوجل علماء کرام کی توصیف بیان فرماتا ہے اور علماء میں جو مجتہدین نہیں وہ سب ائمہ مجتہدین کے مقلد ہیں اور امت مسلمہ میں علما بے حد و بے شمار جن میں چند بطور اجمال مذکور ملاحظہ کیجئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور ان کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب و حضرت شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبدالقادر صاحب و حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب و حضرت علامہ فضل حق صاحب خیر آبادی اور ان کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام صاحب و حضرت مولانا فضل رسول بدایونی و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری و حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب کانپوری و حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری و حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی و حضرت مولانا احمد اشرف کچھوچھوی و حضرت مولانا امانت اللہ صاحب غازی پوری و حضرت مولانا سید دیدار علی صاحب الوری و حضرت مولانا برہان الحق صاحب

جبل پوری و حضرت مولانا شاہ اولاد رسول صاحب مارہروی و حضرت مولانا جماعت علی شاہ صاحب علی پوری و حضرت مولانا جمال الدین فرنگی محلی و حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کانپوری و حضرت مولانا خیر الدین صاحب دہلوی و حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب کشفی بدایونی و حضرت مولانا سخاوت حسین صاحب سہوانی و حضرت مولانا سراج الحق صاحب بدایونی و حضرت مولانا شمس الدین صاحب جونپوری و حضرت مولانا عبداللہ صاحب بلگرامی و حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب لکھنوی و حضرت مولانا عنایت احمد صاحب کاکوروی و حضرت مولانا تاج الفحول عبدالقادر صاحب بدایونی و حضرت مولانا عبدالعلی صاحب بحر العلوم لکھنوی و حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رامپوری و حضرت مولانا عبدالاحد صاحب پیلی بھیتی و حضرت مولانا غلام جان صاحب ہزاروی و حضرت مولانا قطب الدین صاحب برہم چاری و حضرت مولانا خلیل درس صاحب چترویدی و حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مراد آبادی و حضرت مولانا قادر بخش صاحب سہسرامی و حضرت مولانا قمر الدین صاحب مونگیری و حضرت مولانا کفایت علی صاحب کافی مراد آبادی و حضرت مولانا مہر علی صاحب گولڑوی و حضرت مولانا نبی بخش صاحب حلوائی لاہوری و حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی و حضرت مجدد الف ثانی و حضرت مولانا رضا علی خان صاحب بریلوی و حضرت مولانا نقی علی خان صاحب بریلوی و حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی و حضرت امام ابو بکر احمد بن اسحاق جو زجانی تلمیذ التلمیذ امام محمد و حضرت امام ابن السمعانی و حضرت امام اجل امام الحرمین امام محمد بن محمد بن محمد غزالی و حضرت امام برہان الدین صاحب ہدایہ و حضرت امام طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد بن الہمام و حضرت امام علی خواص و حضرت امام عبدالوہاب شعرانی و امام شیخ الاسلام

زکریا انصاری و حضرت امام ابن حجر مکی و حضرت امام علامہ ابن کمال شاہ صاحب ایضاح و اصلاح و حضرت امام محمد بن عبداللہ تمر تاشی صاحب تنویر الابصار و امام علامہ خیر الدین ملی صاحب فتاویٰ خیریہ و حضرت امام علی بن سلطان محمد قاری مکی و حضرت امام شمس الدین محمد شارح نقایہ امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر و حضرت امام عمر بن بخیم مصری صاحب نہرو حضرت امام سید احمد حموی صاحب غمزو حضرت امام محمد بن علی دمشقی صاحب درو خزائن و حضرت امام عبدالباقی زرقانی صارح مواہب و حضرت امام احمد شریف مصری طحطاوی و حضرت امام آفندی امین الدین محمد شامی صاحب منیہ و صاحب سراجیہ صاحب جواہر و صاحب مصفیٰ و صاحب ادب المقال و صاحب تاتارخانیہ و صاحب مجمع و صاحب کشف و غیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین

نیز چند اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی بھی ملاحظہ فرمائیے کہ مقلدین میں بے شمار اولیائے کاملین ہیں جن میں سے چند اسماء مذکور و مسطور ہیں مثلاً امام العارفین ابراہیم بن ادھم و حضرت معروف کرخی و حضرت بایزید بسطامی و حضرت فضیل بن عیاض و حضرت دواؤد طائی و حضرت جنید بغدادی و حضرت عبداللہ بن المبارک و حضرت خواجہ فرید الدین و حضرت خواجہ صابر کلیدی و حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء و حضرت مخدوم سید اشرف سمنانی و حضرت فرید الدین گنج شکر و حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی و حضرت غوث الاعظم شاہ عبدالقادر جیلانی و حضرت ابو سعید مخزومی و حضرت ابی الحسن علی ہکاری و حضرت الفرح طرطوسی و حضرت عبدالواحد تمیمی و حضرت ابو بکر شبلی و حضرت جنید بغدادی و حضرت سری سقطی و حضرت عبدالرزاق جیلانی و حضرت ابراہیم ایرجی و حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب مارہروی حضرت شاہ آل محمد صاحب و حضرت سید شاہ حمزہ و حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں و حضرت

شاہ آل رسول و حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری و غیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اب ایمان و دیانت کی میزان سے فیصلہ کیجئے کہ یہ اساطینِ دین اولیائے کاملین علماء و صالحین کی راہ سبیل المومنین ہے یا ان سب کو بر بنائے تقلید مشرک کہنے والوں کی راہ؟ جس راہ کو حق و ہدایت مانیں ان کی راہ اختیار فرمائیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ یہی غیر مقلد جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں جب اللہ واحدِ قہار کے حضور نماز میں کھڑے ہوں تو دست بستہ عرض کریں کہ اے اللہ ہم کو تو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام ہے انبیاء مرسلین پر اور صحابہ کرام و تابعین پر اور امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ پر اور امام مالک پر اور امام شافعی پر اور امام حنبل پر جن کے مقلد بے شمار اولیاء کرام اور علماء اعلام جن میں صدیقین شہداء و صالحین ہیں غیر مقلد ان سب سے جدا بہ موجب ارشاد الٰہی یتبع غیر سبیل المومنین مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلنے والے رسول اللہ ﷺ کے خلاف راہ چلنے والے ہیں اور جو رسول کے خلاف مومنین کی راہ سے جدا راہ چلنے والا ہے وہ مسلمان ہی نہیں اور نماز و روزہ و غیرہ عبادات مسلمانوں کے لئے ہیں تو ان غیر مقلدین کو مسائل صلوٰۃ و صوم پر لب کشائی کا حق ہی نہیں پہلے اپنے کو مسلمان ثابت کریں پھر نماز وغیرہ عبادات کی بات کریں۔

طرفہ یہ کہ جب اپنے دین نو ساختہ کے مطابق نماز میں اللہ جبار و قہار کے حضور کھڑے ہو تو تقلید ائمہ کی بھیک مانگیں اور مقلد بننے کی دعا کریں اور عرض کریں صراط الذین انعمت علیہم ہمیں ان کے راستہ پر چلا' یا ان کا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام والے انبیاء صدیقین و شہدا اور صالحین ہیں اور ان میں بعد از انبیاء و صحابہ کرام سر فہرست مجتہدین ہیں تو اللہ جلیل و جبار کے

حضور میں ان کی تقلید و پیروی کی بھیک مانگیں اور پھر عرض کریں غیر المغضوب علیھم والضالین ان لوگوں کی راہ سے بچا جو مومنین کی راہ سے جدا چلنے والے مغضوب و ضالین ہیں۔ اور انہیں یہ خبر نہیں کہ مومنین کی راہ سے جدا راہ چلنے والے یہی نام نہاد اہلحدیث یعنی غیر مقلدین ہیں جن سے یہ اللہ کے حضور پناہ مانگ رہے ہیں۔ پھر جب اللہ واحد قہار کے دربار سے باہر آئیں تو ان انعام والوں کے منکر اور مخالف ہو جائیں اور ان کو مشرک بتائیں اور جس تقلید کی بھیک مانگ رہے تھے اس کو شرک بتائیں اور انعام والوں اور ان کی تقلید و پیروی کرنے والوں کو مشرک ٹھہرائیں۔ نام نہاد اہلحدیث یعنی غیر مقلدین کے ایمان و دیانت کی یہ جیتی جاگتی تصویر ہے جو ان کے منافق ہونے کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے بچائے اور ان کی شر عظیم سے محفوظ رکھے۔ اور جن پر تیرا انعام ہے ان کی محبت و رفاقت عطا فرمائے اور اپنے محبوب بندوں اولیاء و علماء خواہ وہ حنفی ہوں یا مالکی اور شافعی ہوں یا حنبلی ان ہی کی معیت میں ثابت قدم رکھے اور ان ہی کے گروہ میں اٹھائے۔ ہمارے نزدیک ائمہ مجتہدین سب حق پر ہیں۔ ہم سب کو مانتے اور ادب و احترام کرتے ہیں۔ اگرچہ مقلد ایک ہی امام (ابو حنیفہ) کے ہیں جس طرح ہمارا ایمان تمام انبیاء مرسلین پر ہے کہ سب کو اللہ کا نبی مانتے ہیں مگر اطاعت و فرمانبرداری محمد رسول اللہ ﷺ کی کرتے ہیں تو جس طرح حضور ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اگر انبیاء کرام کا انکار لازم نہیں آتا تو اسی طرح ایک امام کی تقلید سے دوسرے ائمہ کا انکار لازم نہیں آتا۔ یا اللہ یہ سیدھا راستہ تمام مسلمانوں کو نصیب فرما اور اس پر استقامت عطا فرما اور اس کے خلاف ہر گمراہی سے بچا آمین آمین یا رب العالمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولنا محمد والہ واصحابہ وبارك وسلم۔